السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ جمال خاتون نے اپنی زندگی میں ہی اپنے والد کی وراثت میں سے ملے ہوئے کل حصہ اپنی خوشی اور رضامندی کے ساتھ اپنے چچازاد بھائیوں غلام حسین اور حبیب اللہ کو بطور ہبہ اور ہبہ کر کے دے دی۔

اب جمال خاتون کی وفات کے بعد جمال خاتون کا بیٹا اور دوسرے وارث مذکورہ ہبہ کی ہوئی ملکیت واپس لینا چاہتے ہیں۔ وضاحت کریں کہ اس ہبہ کی ہوئی ملکیت کو واپس لینا جائز ہے یا نہیں، شریعت محمدی کے مطابق اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ ہبہ کی ہوئی ملکیت واپس لینا ناجائز ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ہبتہ کالکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ)) صحیح البخاری کتاب الہبۃ 'لخ' باب نمبر ۳۰ 'مسلم کتاب الہبات' باب نمبر ۲ 'نسائی کتاب الہبۃ' بان ذکر الاختلاف علی طاوس فی الراجع ہبتہ رقم الحدیث: ۳٤٦١.

''ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو لوٹنے والا کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ مالک کی ہبہ کی ہوئی ملکیت واپس لینا ناجائز ہے اس لیے ورثا کے لیے اس ہبہ کی ہوئی ملکیت کو واپس لینا بالاولی ناجائز ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 565

محدث فتویٰ